بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur'anic Teachings

Part – 28

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ - 28

اہم تفسیری نکات

سورۃ المجادلہ

Chapter-58: The Arguing (or Pleading) Woman

عورت کا اپنے حق میں آواز اٹھانا

قرآن کریم کی سورۃ المجادلہ اس وقت نازل کی گئی جب ایک عورت نے نبی کریمؐ کے سامنے آکر اپنے حق میں آواز اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے مطالبے کے جواب میں یہ سورت نازل فرمائی۔ یہ عورت حضرت اوس بن ثابت انصاریؓ کی بیوی خولہ بنت ثعلبہؓ تھیں۔ اس کی مزید تفصیل پہلی آیت کی تفسیر میں بیان کی جارہی ہے۔

دوسروں کی بات سننا۔ اللہ، رسولؐ کی سنت

Listening to others

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ۔

اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملہ میں تم سے بحث کر رہی ہے اور اللہ سے شکایت کر رہی ہے۔ اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ (المجادلہ۔۱)

A woman’s complain heard by Allah

Indeed, Allah has heard the argument of the woman who pleaded with you ˹O Prophet˺ concerning her husband, and

appealed to Allah. Allah has heard your exchange. Surely Allah is All-Hearing, All-Seeing.

Background of the Verse:

A companion named Khawlah bint Tha'labah had a disagreement with her husband regarding *Zihar* (a form of divorce at that time). She came to the Prophet to ask for his opinion. He told her that he had not received any revelation in this regard, and that, based on tradition, she was divorced. She argued that she and her husband had children together who would suffer if their parents were separated. Then she started to make Dua to Allah. Eventually, this *Surah* Chapter was revealed in response to her complain, thereby abolishing unfair ancient practice.

آیت کا پس منظر

اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک خاتون (خولہ بنت ثعلبہ) نے اپنے خاوند کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی کہ میں بوڑھی عورت ہوں، بچوں والی ہوں، مال میرے پاس نہیں، میرے ماں باپ وفات پا چکے ہیں، اگر بچوں کو چھوڑوں تو مجھے تکلیف ہو، اگر نہ چھوڑوں تو انہیں تکلیف ہو کوئی ایسی صورت بن جائے کہ شوہر سے میری جدائی نہ ہو! اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ اپنے لشکر کے ساتھ جا رہے تھے تو اسی خاتون (خولہ بنت ثعلبہ) نے آپ کو روک کر آپ سے بات کی۔ آپ بمع لشکر رک گئے اور اس کی بات کو توجہ سے سنا۔ ایک آدمی نے حیران ہو کر پوچھا کہ اے امیر المومنین، آپ ایک بوڑھی خاتون کی بات سننے کیلئے پورے لشکر سمیت رک گئے؟ اس پر انہوں نے مسکرا کر جواب دیا کہ میں اس خاتون کی بات کیوں نہ سنوں جس کی بات کو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سنا تھا۔۔۔ (قال عمر رضی اللہ عنہ: هَذِهِ امْرَأَةٌ سَمِعَ اللَّهُ شَكْوَاهَا مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، هَذِهِ خَوْلَةُ بِنْتُ ثَعْلَبَةَ، وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَنْصَرِفْ عَنِّي إِلَى اللَّيْلِ مَا انْصَرَفْتُ عَنْهَا)۔

عورت کا رائے کا حق

نبی کریمؐ کے زمانے میں مکہ اور مدینہ کے معاشروں میں کچھ فرق تھا، بخاری شریف کی روایت کے مطابق حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ مکہ میں کیفیت یہ تھی کہ ہم معاملات میں عورتوں سے مشورے نہیں کیا کرتے تھے لیکن ہم جب مدینہ منورہ

گئے تو وہاں کا معاشرہ کچھ مختلف تھا۔ انصار کی عورتیں گھر کے معاملات میں آزاد تھیں، وہ معاملات میں مشورہ بھی دیتی تھیں اور خاوند کی کوئی بات غلط ہوتی تو اسے ٹوک بھی دیتیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب نبی کریمؐ سے اس کا تذکرہ کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارا تو کلچر خراب ہو گیا ہے، ہماری عورتیں تو بڑی پابند اور چپ رہنے والی تھیں، اب یہ بھی انصار کی عورتوں کی طرح بولنے لگ گئی ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: نعم النساء نساء الانصار یعنی انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں۔ یعنی نبی کریمؐ نے گھر کی عورتوں کے ساتھ مشورہ کرنے اور ان سے معاملات میں رائے لینے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ جناب نبی کریمؐ نے عورت کو یہ مقام دیا کہ وہ معاملات میں اپنی رائے دے سکتی ہے اور اس کی رائے کی حیثیت تسلیم کی جاتی ہے۔

عورت کی رائے کا احترام

نبی کریمؐ نے ایک عورت کی رائے کا کہاں تک احترام کیا؟ اِس بات کا اندازہ حضرت بریرہؓ کے واقعہ سے کر لیجیے۔ بریرہؓ حضرت عائشہؓ کی لونڈی تھی اور مغیثؓ کے نکاح میں تھی۔ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو آزاد کر دیا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک لونڈی کو آزاد ہونے کے بعد یہ اختیار حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے نکاح میں رہے یا نہ رہے، اسے خیارِ عتق کہتے ہیں۔ بریرہؓ نے آزادی کے بعد اپنا حق استعمال کرتے ہوئے مغیثؓ سے اپنا نکاح توڑ دیا۔ مغیثؓ کو بریرہؓ سے بے حد محبت تھی، اِس نکاح کے ختم ہونے سے مغیثؓ کو بہت صدمہ ہوا، روایات میں آتا ہے کہ مغیثؓ مدینہ کی گلیوں میں روتا پھرتا تھا کہ کوئی ہے جو بریرہؓ سے میری سفارش کرے۔ بالآخر جناب نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ہی بریرہؓ سے میری سفارش کر دیں، میرا تو گھر اجڑ گیا ہے۔ رسول اللہؐ نے بریرہؓ کو بلوایا اور پوچھا، بریرہ! تم نے مغیث کو چھوڑ دیا ہے۔ بریرہؓ نے جواب دیا، جی یا رسول اللہ، چھوڑ دیا ہے۔ آپؐ نے پوچھا، کیوں چھوڑ دیا ہے؟ بریرہ نے جواب دیا، یا رسول اللہ، یہ میرا شرعی حق ہے، آپؐ ہی نے تو یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ مجھے آزادی کے بعد یہ حق حاصل ہے کہ میں اپنے خاوند کی بیوی رہوں یا نہ رہوں۔ پھر حضورؐ نے مغیثؓ کی سفارش کرتے ہوئے بریرہؓ سے کہا کہ اگر تم اپنے فیصلہ سے رجوع کر لو اور مغیثؓ کے نکاح میں واپس چلی جاؤ تو اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس پر بریرہؓ نے ایک سوال کیا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کا حکم ہے یا مشورہ؟ سوال کا مقصد یہ تھا کہ اگر حضورؐ کا حکم ہے، پھر تو انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن اگر مشورہ ہے تو پھر میرے پاس سوچنے کا موقع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ مشورہ ہے۔ بریرہؓ نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یعنی رسول اللہؐ کے ہاں اپنے حقوق کے معاملے میں عورت کی رائے کو یہ درجہ حاصل تھا کہ حضورؐ کی سفارش ایک آزاد کردہ لونڈی نے قبول نہیں کی۔ حضورؐ نے بریرہؓ کا یہ حق تسلیم کیا اور کبھی یہ شکایت نہیں کی کہ بریرہ تم نے میری سفارش رد کر دی تھی۔

اس آیت سے یہ نکتہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دوسروں کی بات سننا اللہ، نبیؐ کی سنّت ہے۔ ہمیں اس کلچر کو فروغ دینا چاہیے۔

سماعت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک خاص اور عظیم نعمت ہے۔

اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتے ہیں:

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

اللہ تعالی نے تمہیں اس حال میں پیدا کیا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور پھر اس نے تمہیں سماعت، بصارت اور سوچ سمجھ عطا کی تاکہ تم شکر گزار بنو۔۔(النحل۔78)

Blessing of Hearing, Sight, Intellect

And Allah brought you out of the wombs of your mothers while you knew nothing, and gave you hearing, sight, and intellect so perhaps you would be thankful. (16:78)

طبی زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے تو انسان پہلے سننا سیکھتا ہے اسکے بعد بولنا سیکھتا ہے، اگر وہ سن نہ سکے تو بول بھی نہیں سکتا۔

اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر احسان کیا، انہیں سننے کی قوت عطا فرمائی تو اس نعمت سماعت کا شکر اسی طرح ادا کیا جا سکتا ہے کہ ہم اچھی باتیں سنیں، انہیں سمجھیں اور عمل کریں کیونکہ قیامت والے دن اس نعمت کے بارے میں سوال ہو گا۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولاً۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل کے بارے میں سوال ہو گا۔

اللہ، رسولؐ کی بات کو سننا،

والدین کی بات سننا،

اولی الامر کی بات سننا،

اساتذہ کی بات سننا،

بڑوں کی بات سننا،

بچوں کی بات سننا،

جمعہ والے دن آئمّہ دین کی بات (خطبہ جمعہ) سننے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

حسن سماعت ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنّت ہے۔

حضور ﷺ دوسرے کی بات توجہ سے سنتے اور بات کو درمیان میں نہیں کاٹتے تھے۔اس اسوہ نبویؐ کی کئی مثالیں ہمیں ملتی ہیں جن میں سے ایک مثال بالخصوص قابل ذکر ہے۔ قریش مکّہ نے آپؐ کو دعوت دین سے روکنے کیلیئے عقبہ بن ربیعہ کو آپؐ کے ساتھ مذاکرات کیلیئے بھیجا۔اس نے آکر کہامیں آپؐ سے کچھ باتیں کرناچاہتاہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ابو ولید! تمہیں جو کچھ کہناہے کہو، میں سنوں گا۔ عقبہ کو جو کچھ کہنا تھا اس نے وہ دل کھول کر کہا، جب وہ اپنی بات ختم کر چکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: افرغت یااباالولید؟ ابوالولید! تمہیں جو کچھ کہنا تھا کہ چکے ہو؟ اس نے کہاجی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: فاسمع منّی۔ تواب میری بات سنو۔ پھر آپؐ نے سورہ حٰم سجدہ کی ابتدائی آیات تلاوت کیں۔(بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوسروں کی بات سننا اللہ، رسولؐ کی سنّت ہے۔

ہمیں اس کلچر کو فروغ دینا چاہئے۔ ہمیں بھی اللہ کے حبیب ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے اور حسن سماعت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

ہمارے دین میں مدمقابل کی بات سننے کی خاص اہمیّت ہے۔ دوسرے کی بات کو صبر و تحمّل سے سننا چاہیئے، اگر بات غلط ہو تو دوسرے کو نرمی اور حسن اخلاق سے سمجھانا چاہیئے۔

توجہ و غور سے سننے کی برکتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جمعتہ المبارک کے دن مسجد میں آئمّہ کے خطبے کو سنا جائے۔ حضرت سیّدنا اوس سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ؛ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ: صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا۔(ابوداود، ترمذی)

ظہار۔ بغیر طلاق بیویوں سے قطع تعلقی کی جاہلانہ صورتیں، مواخذہ، کفّارہ۔

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ۔

اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل علم کے درجات بلند کرتا ہے

مجلس (میٹنگ) کے آداب کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی) مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا اور جب کہا جائے کھڑے ہو جاؤ تو تم کھڑے ہو جایا کرو، اللہ اُن لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا، اور اللہ اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو خوب آگاہ ہے۔ (مجادلہ۔11)

Manners of Meeting/Sittings

O you who have believed! When you are told to make room in gatherings, then do so. Allah will make room for you ⌜in His grace⌝. And if you are told to rise, then do so.

Allah will elevate those of you who are faithful, and ⌜raise⌝ those gifted with knowledge in rank. And Allah is All-Aware of what you do.

اللہ ہر مجلس میں موجود۔ (ھو معھم این ماکانو)،

Spreading Greetings of Peace & Love

سلام کو پھیلانا

محبتیں پھیلانا، نفرتیں مٹانا،

Erasing Enmity

مجلسوں میں وسعت اور کشادگی (دلوں میں بھی کشادگی) پیدا کی جائے،

کسی کی حق تلفی نہ کیجائے (لایقیمنّ احدکم من مجلسہ۔۔)

المجالس بالامانۃ۔ مجلس (میٹنگ) کی بات / گفتگو امانت۔

غیبت، طعن و تشنیع، فضول بحث سے پرہیز۔

حزب الشّیطٰن، شیطان کے پیروکار کون؟

اللہ کے پیروکار کون؟

سورۃ الحشر

Chapter - 59: The Gathering

سورت کا دوسرا نام۔ سورہ بنی نضیر۔

مسبحّات سیریز کی سورت، اللہ کی تسبیح سے آغاز۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔ (حشر۔1)

Whatever is in the heavens and whatever is on the earth glorifies Allah. For He is the Almighty, All-Wise. (59:1)

حدیث: تسبّحون و تکبّرون، تحمّدون دبر کل صلٰوۃ ثلاثا و ثلاثین۔

مسنون تسبیح: ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ کہنا ہر فرض نماز کے بعد۔

اس مسنون ذکر کے دونام ہیں اسکو تسبیح فاطمیؓ بھی کہتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے اسکو اپنی صاحبزادیؓ کو سکھایا تھا۔ اس کا دوسرا نام تسبیح الفقراء المدینہ ہے۔ کیونکہ مدینہ کے کچھ غریب لوگ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالدار لوگ سارا اجر لے گئے وہ نماز پڑھتے ہیں ہم بھی پڑھتے ہیں مگر وہ صدقہ خیرات کرسکتے ہیں لیکن ہم نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ

ہمارے پاس مال نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں اگر تم انکو پڑھو تو تم کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا مال خرچ کرنے والوں کو ملتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہی تسبیح سکھائی۔

زکوٰۃ، انفاق کا مقصد

Purpose of Zakaat – Distribution of Wealth

کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم۔

دولت صرف دولتمندوں تک ہی محدود نہ رہے بلکہ غرباء تک بھی پہنچے۔

حدیث: توخذ من اغنیاء ھم فترد علٰی فقراء ھم۔

(زکوٰۃ) مالداروں سے لی جائے گی اور فقراء مساکین میں تقسیم کی جائے گی۔

جو رسولؐ دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاو (ما اٰتاکم الرّسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھو)۔

انصار مدینہ کا ایثار

عزیمت والی صفت، مشکل حالات کے باوجود اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینا

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

اور (ان کے لئے) جنہوں نے اس شہر میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی۔(یعنی جو لوگ مدینہ میں پہلے سے مقیم تھے اور مسلمان بھی ہو چکے تھے۔ مراد انصار مدینہ) وہ اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کتنی ہی سخت حاجت ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب اور بامراد ہے۔(حشر۔9)

As for those who had settled in the city and ˹embraced˺ the faith before ˹the arrival of˺ the emigrants, they love

whoever immigrates to them, never having a desire in their hearts for whatever ˹of the gains˺ is given to the emigrants. They give others (who are in more need) preference over themselves even though they may have their own needs. And whoever is saved from the selfishness of their own souls, it is they who are ˹truly˺ successful.

اس آیت سے انصار مدینہ مراد ہیں جو مہاجرین کے مدینہ آنے سے قبل مدینے میں آباد تھے اور مہاجرین کے ہجرت کر کے آنے سے قبل ایمان بھی ان کے دلوں میں قرار پکڑ چکا تھا۔ انصار مدینہ نے کس طرح اپنی ضروریات کو ایک طرف رکھتے ہوئے مہاجرین مکہ کی مدد کی جو ایثار و قربانی کی ایک عظیم الشان مثال ہے۔۔اسلامی تاریخ میں اس کو مواخات مدینہ کہا جاتا ہے۔

جامع دعاء مغفرت:

مرحومین کی مغفرت کیلئے دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بیشک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔(حشر۔10)

Dua for Forgiveness

Our Lord! Forgive us and our fellow people who have preceded us in faith, and do not allow bitterness into our hearts towards those who believe. Our Lord! Indeed, You are Ever Gracious, Most Merciful.”

انفرادی اعمال خیر

اپنے کل (آخرت) کی فکر کرو۔ ولتنظر نفس ماقدّمت لغد،

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللہَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو کیوں کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر اللہ نے بھی ان کو (ایسا کر دیا) کہ وہ اپنے آپ ہی کو بھول گئے یہی لوگ نافرمان ہیں۔ (حشر۔18۔19)

O you who have believed! Be mindful of Allah and let every soul look to what ˹deeds˺ it has sent forth for tomorrow. And fear Allah, ˹for˺ certainly Allah is All-Aware of what you do.

And do not be like those who forgot Allah, so He made them forget themselves. It is they who are ˹truly˺ rebellious.

حدیث: جس کا آج اسکے گزشتہ کل سے (دینی لحاظ) بہتر نہیں وہ تباہ ہو گیا۔

بلند و عظیم مرتبہ قرآن مجید

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اسے دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے جھک کر پھٹ جاتا اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔ (حشر۔21)

The Great Book: Holy Qur'an

Had We sent down this Quran upon a mountain, you would have certainly seen it humbled and torn apart in awe of

Allah. We set forth such comparisons for people, ˹so˺ perhaps they may reflect.

قرآن کریم کی بزرگی بیان ہورہی ہے کہ فی الواقع یہ پاک کتاب اس قدر بلند مرتبہ ہے کہ دل اس کے سامنے جھک جائیں، رونگٹے کھڑے ہوجائیں، کلیجے کپکپائیں، اس کے سچے وعدے اور اس کی حقانیت ہر سننے والے کو خواب غفلت سے بیدار کردے اور دربار الٰہی میں سر بسجود کرادے، اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کسی سخت بلند اور اونچے پہاڑ پر بھی نازل فرماتا اور اسے غور و فکر اور فہم و فراست کی حس بھی دیتا تو وہ بھی اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہوجاتا، پھر انسانوں کے دلوں پر جو نسبتاً بہت نرم اور چھوٹے ہیں۔ جنہیں پوری سمجھ بوجھ ہے، اس کا بہت بڑا اثر پڑنا چاہئے، ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے ان کے غور و فکر کے لئے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا۔

اسماء الحسنٰی

Allah's Beautiful Names

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں سب چھپی اور کھلی باتوں کا جاننے والا ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ، پاک ذات، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، زبردست خرابی کا درست کرنے والا، بڑی عظمت والا ہے اللہ پاک ہے اس سے جو اس کے شریک ٹھیراتے ہیں۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا ٹھیک ٹھیک بنانے والا صورت دینے والا اس کے اچھے اچھے نام ہیں سب چیزیں اسی کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔(حشر۔22-24)

Allah's Beautiful Names

He is Allah—there is no god ˹worthy of worship˺ except Him: Knower of the seen and unseen. He is the Most Compassionate, Most Merciful.

He is Allah—there is no god except Him: the King, the Most Holy, the All-Perfect, the Source of Serenity, the Watcher ˹of all˺, the Almighty, the Supreme in Might, the Majestic. Glorified is Allah far above what they associate with Him ˹in worship˺!

He is Allah: the Creator, the Inventor, the Shaper. He ˹alone˺ has the Most Beautiful Names. Whatever is in the heavens and the earth ˹constantly˺ glorifies Him. And He is the Almighty, All-Wise.

الْقُدُّوسُ: وہ ذات جو ہر عیب سے پاک اور ہر ایسی چیز سے بری ہو جو اس کے شایان شان نہیں۔

الْمُؤْمِنُ: یہ لفظ جب انسان کے لئے بولا جاتا ہے تو اس کے معنی ایمان لانے والے اور اللہ و رسول کے کلام کی تصدیق کرنے والے کے آتے ہیں اور جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے تو اس کے معنی امن دینے والے کے ہوتے ہیں (کما قالہ ابن عباس) یعنی وہ اللہ رسول پر ایمان لانے والوں کو ہر طرح کے عذاب و مصیبت سے امن اور سلامتی دینے والا ہے۔

الْمُهَيْمِنُ: اس کے معنی ہیں نگرانی کرنے والا (کذا قال ابن عباس و مجاہد و قتادہؒ)۔ قاموس میں ہے کہ ہمن یہیمن کے معنی دیکھ بھال اور نگرانی کرنے کے آتے ہیں۔ عربی کے اندر بولا جاتا ہے هيمن الطائر یعنی پرندے نے اپنے پروں کے نیچے اپنے بچوں کو چھپالیا۔ یہی صفت اللہ کے بارے میں آئی ہے کہ وہ حفاظت اور دیکھ بھال کرنے والی ذات ہے۔

الْعَزِيْزُ: بمعنی قوی، **الْجَبَّارُ**، صاحب جبروت و عظمت اور دوسرا معنی یہ بھی ہے کہ وہ ہر ٹوٹی ہوئی شکستہ و ناکارہ چیز کی اصلاح کر کے درست کر دینے والا ہے۔

الْمُتَكَبِّرُ: تکبر سے اور وہ کبریاء سے مشتق ہے، جس کے معنی بڑائی کے ہیں اور ہر بڑائی.... در حقیقت اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں اور جو محتاج ہو وہ بڑا نہیں ہو سکتا، اس لئے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے لئے یہ لفظ عیب اور گناہ ہے، کیونکہ حقیقت میں بڑائی حاصل نہ ہونے کے باوجود بڑائی کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ ذات جو حقیقت میں سب سے بڑی اور بے نیاز ہے اس کی خاص صفت میں شرکت کا دعوی ہے، اس لئے متکبر کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے صفت کمال ہے اور غیر اللہ کے لئے جھوٹا دعویٰ۔

Allah's attributes

حدیث:انّ للہ تسعا و تسعین اسماً من احصاھا دخل الجنّة۔

اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں جو انکا احاطہ کرے گا جنّت میں داخل ہو گا۔

حدیث: تخلّقو باخلاق اللہ۔اللہ کی صفات کو اپناو۔

اللہ تعالیٰ رحمدل، مہربان، عطا کرنے والے، رزق دینے والے۔معاف کرنے والے ہیں۔ہمیں بھی یہ صفات اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئں۔

سورۃ الممتحنہ

Chapter-60: That (Surah) which examines

پس منظر، شان نزول، بدری صحابی کی غلطی، توبہ، معافی۔

حضور ﷺ کی رحمت، درگزر کی عالیشان مثال۔

لن تنفعکم ارحامکم و لا اولادکم یوم القیامة۔

Neither your relatives nor children will benefit you on Judgment Day

تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن کام نہ آئیں گے۔

اسوہ ابراھیمیؑ کی پیروی،

اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق

غیر مسلموں سے دوستی، بھلائی اور انصاف میں کوئی حرج نہیں

دوستی کے آداب

لاینہٰکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین، ولم یخرجوکم من دیارکم أن تبروہم وتقسطوا الیہم۔

اللہ تمھیں منع نہیں کرتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جو تم سے دین کی بنیاد پر جنگ نہیں کرتے اور نہ تمھیں اپنے گھروں سے نکالتے ہیں۔(الممتحنۃ:08)

There is nothing wrong in making Non-Muslim Friends as long as it is within manners of friendship

Allah does not forbid you from dealing kindly and fairly with those who have neither fought nor driven you out of your homes. Surely Allah loves those who are fair.

انّ اللہ یحبّ المقسطین۔ بے شک اللہ (سب کے ساتھ) انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ایک اسلامی معاشرے میں تمام غیر مسلم اقلیتوں اور رعایا کو عقیدہ، مذہب، جان ومال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت حاصل ہوگی۔ وہ انسانی بنیاد پر شہری آزادی اور بنیادی حقوق میں مسلمانوں کے برابر کے شریک ہوں گے۔ قانون کی نظر میں سب کے ساتھ یکساں معاملہ کیا جائے گا، بحیثیت انسان کسی کے ساتھ کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ انھیں وہی حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور ان تمام مراعات وسہولیات کے مستحق ہوں گے، جن کے مسلمان ہیں۔

فان قبلوا الذمۃ فأعْلِمْہم أن لہم ما للمسلمین وعلیہم ما علی المسلمین۔ (بدائع الصنائع)

اگر وہ ذمہ قبول کرلیں، تو انھیں بتادو کہ جو حقوق ومراعات مسلمانوں کو حاصل ہیں، وہی ان کو بھی حاصل ہوں گی اور جو ذمہ داریاں مسلمانوں پر عائد ہیں وہی ان پر بھی عائد ہوں گی۔

تحفظ جان:

جان کے تحفظ میں ایک مسلم اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں دونوں کی جان کا یکساں تحفظ واحترام کیا جائے گا۔ اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی غیر مسلم رعایا کی جان کا تحفظ کرے اور انھیں ظلم وزیادتی سے محفوظ رکھے۔ پیغمبرؐ کا ارشاد ہے: من قتل معاہدًا لم یرح رائحۃ الجنۃ، وان ریحہا لیوجد من مسیرۃ أربعین عامًا۔(بخاری)

جو کسی معاہد کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا، جب کہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

تحفظ مال: ریاست مسلمانوں کی طرح ذمیوں کے مال وجائیداد کا تحفظ کرے گی، انھیں حق ملکیت سے بے دخل کرے گی نہ ان کی زمینوں اور جائیدادوں پر زبردستی قبضہ، حتیٰ کہ اگر وہ جزیہ / ٹیکس نہ دیں، تو اس کے عوض بھی ان کی املاک کو نیلام وغیرہ نہیں کرے گی۔

تحفظِ عــــزت وآبرو: مسلمانوں کی طرح ذمیوں کی عزت وآبرو اور عصمت وعفت کا تحفظ کیا جائے گا، ریاست کے کسی شہری کی توہین وتذلیل نہیں کی جائے گی۔ ایک ذمی کی عزت پر حملہ کرنا، اس کی غیبت کرنا، اس کی ذاتی وشخصی زندگی کا تجسس، اس کے راز کو ٹوہنا، اسے مارنا، پیٹنا اور گالی دینا ایسے ہی ناجائز اور حرام ہے، جس طرح ایک مسلمان کے حق میں۔

و يجب كف الأذى عنه، وتحرم غيبته كالمسلم

اس کو تکلیف دینے سے رکنا واجب ہے اور اس کی غیبت ایسی ہی حرام ہے جیسی کسی مسلمان کی۔

عدالتی وقانونی تحفظ: فوج داری اور دیوانی قانون ومقدمات مسلم اور ذمی دونوں کے لیے یکساں اور مساوی ہیں، جو تعزیرات اور سزائیں مسلمانوں کے لیے ہیں، وہی غیر مسلموں کے لیے بھی ہیں۔ اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو قتل کردے، تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے: دماوہم کدمائنا

مذہبی آزادی: ذمیوں کو اعتقادات وعبادات اور مذہبی مراسم وشعائر میں مکمل آزادی حاصل ہوگی، ان کے اعتقاد اور مذہبی معاملات سے تعرض نہیں کیا جائے گا، ان کے کنائس، گرجوں، مندروں اور عبادت گاہوں کو منہدم نہیں کیا جائے گا۔

قرآن نے صاف صاف کہہ دیا:

لا اكراه في الدين قد تبين الرشد من الغي (البقره)

دین کے معاملہ میں کوئی جبر واکراہ نہیں ہے، ہدایت گمراہی سے جدا ہوگئی۔

غیر مسلموں سے حسن سلوک کی اسوہ رسول ﷺ سے مثالیں

مسجد نبویؐ میں استوانہ وفود، عیسائی وفود۔ مہمان نوازی، مسجد میں ٹھرایا،

غیر مسلم جنازے کا احترام،

غیر مسلم بچّے کی تیمار داری،

غیر مسلم پڑوسی کے حقوق،(والصّاحب بالجنب)،

دوستی/تحائف حسن نیّت کے ساتھ۔

اسلامی طرز معاشرت ذمیوں کے پرسنل لاء میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی،بلکہ انھیں ان کے مذہب واعتقاد پر چھوڑ دے گی وہ جس طرح چاہیں اپنے دین ومذہب پر عمل کریں۔نکاح،طلاق،وصیت،ہبہ،نان ونفقہ،عدت اور وراثت کے جو طریقے ان کے دھرم میں جائز ہیں،انھیں ان پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہوگی۔مثلاً اگر ان کے یہاں محرمات سے نکاح بغیر گواہ اور مہر کے جائز ہے،تو انھیں اس سے نہیں روکا جائے گا بلکہ اسلامی عدالت ان کے قانون کے مطابق ہی فیصلہ کرے گی۔

حديث: ألا من ظلم معاهدًا، أو انتقصه، أو خلفه فوق طاقته أو أخذ منه شيئًا بغير طيب نفس، فأنا حجيجه يوم القيامة۔

خبردار!جو شخص کسی معاہد(غیر مسلم شہری))پر ظلم کرے گا،یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا،یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بار ڈالے گا،یا اس سے کوئی چیز اس کی مرضی کے خلاف وصول کرے گا،اس کے خلاف قیامت کے دن میں خود مستغیث بنوں گا۔

اسلامی خزانے سے غیر مسلم محتاجوں کی امداد

بیت المال کے محاصل کا تعلق جس طرح مسلمانوں کی ضروریات وحاجات سے ہے،اسی طرح غیر مسلم ذمیوں کی ضروریات و حاجات سے بھی ہے،ان کے فقراء ومساکین اور دوسرے ضرورت مندوں کے لیے اسلام بغیر کسی تفریق کے وظائف معاش کا سلسلہ قائم کرتا ہے۔اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ریاست کا کوئی شہری محروم المعیشت نہ رہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے گشت کے دوران میں ایک دروازے پر ایک ضعیف العمر نابینا کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی پشت پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کہ تم اہل کتاب کے کس گروہ سے تعلق رکھتے ہو،اس نے جواب دیا کہ میں یہودی ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ گداگری کی یہ نوبت کیسے آئی۔یہودی نے کہا:ادائے جزیہ، شکم پروری اور پیرانہ سالی مصائب کی وجہ ہے۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اس کا ہاتھ پکڑ کر گھر لائے اور جو موجود تھا،اس کو دیا اور بیت المال کے خازن کو لکھا:

یہ اور اس قسم کے دوسرے حاجت مندوں کی تفتیش کرو۔خدا کی قسم ہرگز یہ ہمارا انصاف نہیں ہے کہ ہم جوانی میں ان سے جزیہ وصول کریں اور بڑھاپے میں انھیں بھیک کی ذلت کے لیے چھوڑ دیں قرآن کریم کی اس آیت (انما الصدقات للفقراء والمساکین) میں میرے نزدیک فقرا سے مسلمان مراد ہیں اور مساکین سے اہل کتاب کے فقرا اور غربا۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے تمام لوگوں سے جزیہ معاف کرکے بیت المال سے وظیفہ بھی مقرر کردیا۔

ایمان لانے کے بعد تعلیم و تربیّت

عورتوں کی تعلیم و تربیّت پر خصوصی توجّہ۔

یبایعنک علٰی ان لایشرکن باللہ شیءولایسرقن۔۔۔،

سورہ الصّف

Chapter-61: The Row

مسبّحات سیریز کی تیسری سورت

لم تقولون مالاتفعلون۔اس بات کا دعوٰی کیوں کرتے ہو جو تم نہیں کرتے۔

دوسرا مطلب:دوسروں کو وہ بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے

Practice what you preach

عیسٰیؑ کی حضور ﷺ کے بارے میں بشارت۔ومبشّراً برسول یّاتی من بعدی اسمہ احمد۔

حدیث: انّ لی اسماء، انا محمّد وانا احمد وانا الماحی الّذی یمحو اللہ بہ الکفر وانا الحاشر الّذی یحشر النّاس علیٰ قدمیہ وانا العاقب، ای سائر الانبیاء۔۔ میرا نام محمّد بھی ہے اور احمد بھی ہے۔۔۔۔۔ اور میرا نام عاقب (آخر میں آنے والا) ہے یعنی تمام انبیاءؑ کے بعد آنے والا۔

اللہ کے نور کو بجھانے کی کوششیں، یریدون لیطفئو نور اللہ بافواھھم،

اللہ اپنے نور کو مکمل فرمائیں گے۔ واللہ متمّ نورہ۔

نفع بخش تجارت، اللہ کے دین کی خدمت کرو اللہ تمہاری مغفرت فرمائیں گے۔

اللہ کے دین کیلئے کوشش اور نصرت، کونو انصاراللہ۔ اللہ کے والنٹیئر بن جاو۔

سورۃ الجمعہ

Chapter-62: The Friday

جمعہ کی اہمیت میں پوری سورت نازل فرمائی،

Importance of Friday Prayer

حدیث: ایک جمعہ دوسرے جمعہ کے درمیان گناہوں کے کفّارے کا ذریعہ۔۔،

من کان یومن باللہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعہ الّا مریض او مسافر۔۔،

جمعہ ہر مسلمان عاقل بالغ مرد پر فرض ہے البتّہ مریض، مسافر بچے، خواتین پر ضروری نہیں (اگر پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں)،

جمعہ والے دن جاب / بزنس کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

موت سے فرار ممکن نہیں۔ قل انّ الموت الذی تفرّون منہ فانّہ ملٰقیکم۔۔

Death is inevitable

Say: The death you are running away from will inevitably come to you. Then you will be returned to the Knower of the seen and unseen, and He will inform you of what you used to do. (62:08)

سورۃ المنافقون

Chapter - 63: The Hypocrites

نفاق کی قسمیں:

اعتقادی نفاق، عملی نفاق۔

علامات نفاق۔

حدیث: انّ للمنافقین علامات یعرفون بھا، تحیّتھم لعنۃ وطعامھم نھبۃ و غنیمتھم غلول، لا یقربون المساجد الّا ھجرا ولا یاتون الصّلاۃ الّا دبرا، مستکبرین، لا یالفوں ولا یُولفون، خشب باللّیل و صخب بالنّھار۔

ترجمہ حدیث: منافقوں کی چند نشانیاں ہیں جن کے ذریعے ان کی شناخت کی جاتی ہے:

سلام کے بجائے ان کی زبان پر لعنت رہتی ہے،

لوٹ مار کا مال ان کی غذا،

مال خیانت ان کے لئے مالِ غنیمت،

مسجد میں آتے ہیں تو فضول گفتگو کرتے ہوئے،

نماز میں آتے ہیں تو سب سے آخر میں اور اتراتے ہوئے،

نہ وہ کسی کو پسند کرتے ہیں، نہ انہیں کوئی پسند کرتا ہے،

رات کو شہتیر کی مانند بستروں پر پڑے رہتے ہیں اور دن کو شور مچاتے پھرتے ہیں۔

(بحوالہ۔ مسند احمد بروایۃ ابوھریرہؓ)

لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ۔ مال واولاد تمھیں اللہ کی یاد (فرض عبادات) سے غافل نہ کریں۔

O you who have believed! Do not let your wealth or your children divert you from the remembrance of Allah. For whoever does so, it is they who are the ˹true˺ losers.

وانفقوا مّما رزقنٰکم من قبل ان یاتی احدکم الموت۔

Give Charity before it's too late

And donate from what We have provided for you before death comes to one of you, and you cry, "My Lord! If only You delayed me for a short while, I would give in charity and be one of the righteous."

موت کے آنے سے پہلے اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔

But Allah never delays a soul when its appointed time comes. And Allah is All-Aware of what you do.

حدیث: ان تصدّق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنٰی۔۔،

سورۃ التغابن

Chapter-64: Deprivation

One of the names of Judgement Day

بنی نوع انسان سے خطاب،

لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کلّ شی قدیر۔

علیم بذات الصّدور۔

وصوّرکم فاحسن صورکم،

اس نے تمہاری بہترین شکل وصورت بنائی۔

Allah has made you beautiful and in perfect shape

He created the heavens and the earth for a purpose. He shaped you ˹in the womb˺, perfecting your form. And to Him is the final return.

حدیث:اللّٰھم انت حسّنت خَلقی فحسن خُلقی۔

اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل اچھی بنائی اس طرح میرے اخلاق کو بھی اچھا کر دے(آمین)۔

Dua while looking at mirror

O, Allah as you have made me beautiful, please also make my character beautiful as well.

سینوں کے بھیدوں سے واقف ہستی

يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ ہی سینوں کے بھید جانتا ہے۔(تغابن۔4)

Allah knows

He knows whatever is in the heavens and the earth. And He knows whatever you conceal and whatever you reveal. For Allah knows best what is ˹hidden˺ in the heart. (64:4)

ایمان والوں کو چند ہدایات

مصیبت اللہ کے اذن سے آتی ہے۔۔(وما اصاب من مصیبۃ الّا باذن اللہ)

No calamity befalls ˹anyone˺ except by Allah's Will. And whoever has faith in Allah, He will ˹rightly˺ guide their hearts ˹through adversity˺. And Allah has ˹perfect˺ knowledge of all things. (64:11)

پہلا حکم: فاتّقو اللہ حقّ تقاتہ۔ اللہ سے ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے۔

لیکن پھر رعایت دے دی گئی کہ فاتّقو اللہ ما استطعتم۔ اللہ سے ڈرو جتنی استطاعت رکھتے ہو۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو اور سنو اور حکم مانو اور اپنے بھلے کے لیے خرچ کرو اور جو شخص اپنے دل کے لالچ سے محفوظ رکھا گیا سو وہی فلاح بھی پانے والے ہیں۔(تغابن۔16)

Fear Allah according to your capacity

So be mindful of Allah to the best of your ability, hear and obey, and spend in charity—that will be best for you. And whoever is saved from the selfishness of their own souls, it is they who are ˹truly˺ successful. (64:16)

سمع و اطاعت، انفاق، بخل کی مذمّت۔

اللہ کو قرض حسنہ دو

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌۙ۔

اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے در گزر فرمائے گا، اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے۔(تغابن۔17)

Give Allah a Good Loan

If you lend to Allah a good loan, He will multiply it for you and forgive you. For Allah is Most Appreciative, Most Forbearing.

سورۃ الطلاق

Chapter - 65: Divorce

چھوٹی سورت نساء۔ طلاق کے بقیہ احکامات۔

نکاح وطلاق کی شرعی حیثیت اوران کا حکیمانہ نظام

نکاح وطلاق کا معاملہ ہر مذہب وملت میں عام دنیاوی معاملات کی طرح نہیں کہ طرفین کی رضامندی سے جس طرح چاہیں کرلیں بلکہ ہر مذہب وملت کے لوگ ہمیشہ سے اس پر متفقہ ہیں کہ ان معاملات کو ایک خاص مذہبی تقدس حاصل ہے اسی کی ہدایت کے تحت یہ کام سرانجام پانے چاہئیں۔ اہل کتاب تو بہرحال ایک آسمانی دین اور آسمانی کتاب سے نسبت رکھتے ہیں ان میں سینکڑوں تحریفات کے باوجود اتنی قدر مشترک اب بھی باقی ہے کہ ان معاملات میں کچھ مذہبی حدودو قیود کے پابند ہیں۔ دوسرے مذاہب بھی جو کسی نہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے قائل ہیں ان کے ہاں بھی نکاح وطلاق کے حوالے سے مذہبی رسومات ہیں جن کی پابندی ان معاملات میں وہ لازم سمجھتے ہیں اور انہیں رسوم پر ان کے عائلی قوانین چلتے ہیں۔

شریعت اسلام ایک مکمل اور پاکیزہ نظام حیات کا نام ہے۔ اس میں نکاح کو صرف ایک معاملہ اور معاہدہ نہیں بلکہ ایک عبادت کی حیثیت بخشی ہے جس میں خالق کائنات کی طرف سے انسانی فطرت میں رکھے ہوئے شہوانی جذبات کی تسکین کا بہترین اور پاکیزہ سامان بھی ہے اور مردوعورت کے ازدواجی تعلقات سے جو معاشرتی مسائل بقائے نسل اور تربیت اولاد کے متعلق ہیں ان کا بھی معتدلانہ اور حکیمانہ بہترین نظام موجود ہے۔ اور چونکہ معاملہ ازدواج کی درستی پر عام نسل انسانی کی درستی موقوف ہے اس لئے قرآن کریم میں ان عائلی مسائل کو تمام دوسرے معاملات سے زیادہ اہمیت دی ہے۔

یہ مسائل قرآن کی اکثر سورتوں میں متفرق اور سورۃ نساء میں کچھ زیادہ تفصیل سے آئے ہیں یہ سورت جو سورۃ طلاق کے نام سے موسوم ہے اس میں خصوصیت سے طلاق اور عدت وغیرہ کے احکام کا ذکر ہے اسی لئے بعض روایات حدیث میں اس کو سورۃ نساء صغریٰ بھی کہا گیا ہے یعنی چھوٹی سورۃ نساء۔(قرطبی بحوالہ بخاری)

اسلامی اصول کا رخ یہ ہے کہ جن مرد و عورت میں اسلامی اصول کے مطابق ازدواجی تعلق قائم ہو جائے وہ پائیدار ہو اور دوسرا ان سے پیدا ہونے والی اولاد کے اعمال و اخلاق بھی درست ہوں۔ اسی لئے نکاح کے معاملے میں شروع سے آخر تک ہر قدم پر اسلام کی ہدایات یہ ہیں کہ اس تعلق کو تلخیوں اور رنجشوں سے پاک صاف رکھنے کی اور اگر کبھی پیدا ہو جائے تو ان کے ازالہ کی پوری کوشش کی گی ہے۔ لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود بعض اوقات طرفین کی زندگی کی فلاح اسی میں منحصر ہو جاتی ہے کہ یہ تعلق ختم کر دیا جائے لیکن یہ بالکل آخری حل کے طور پر ہو۔ جن مذاہب میں طلاق کا آپشن نہیں رکھا گیا وہاں عورتوں کیلئے بے شمار نئے مسائل پیدا ہوئے۔ اس لحاظ سے اسلام کا قانون نکاح و طلاق متوازن اور عدل و نصاف پر مبنی ہے۔

بہر حال اسلام نے اگرچہ طلاق کی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ تا بمقدور اس سے روکا ہے لیکن بعض ضرورت کے مواقع میں اجازت دی تو اس کے لئے کچھ اصول و قواعد بنا کر اجازت دی۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ اس رشتہ ازدواج کو ختم ہی کرنا ضروری ہو جائے تو وہ بھی خوبصورتی اور حسن معاملہ کے ساتھ انجام پائے محض غصہ نکالنے اور انتقامی جذبات کا کھیل بنانے کی صورت نہ بننے پائے۔

سورۃ التحریم

Chapter - 66: Prohibition

اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَۚ

اے نبیؐ، آپ کیوں اُس چیز کو اپنے لئے حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپؐ کیلئے حلال کی ہے؟

O Prophet! Why do you prohibit ˹yourself˺ from what Allah has made lawful to you....

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنّم کی آگ سے بچاؤ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن انسان اور پتّھر ہوں گے۔

Protect against fire of hell

O you who have believed! Protect yourselves and your families from fire....

توبۃالنّصوح۔ سچّی توبہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَ تْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔

اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوانہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

Make sincere repentance

O you who have believed! Turn to Allah in sincere repentance, so your Lord may absolve you of your sins and admit you into Gardens, under which rivers flow, on the

Day Allah will not disgrace the Prophet or the believers with him. Their light will shine ahead of them and on their right. They will say, “Our Lord! Perfect our light for us, and forgive us. ˹For˺ You are truly Most Capable of everything.”

چار خواتین کا تذکرہ

دو دیندار، دو گناہ گار

ضرب اللہ مثل اللذین کفرو۔۔امرات نوح وامرات لوط،

ضرب اللہ مثلاًلِلّذِین آمنو۔۔امرات فرعون۔۔۔مریم بنت عمران۔

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327

Email: hafizmsajjad@gmail.com